السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قربانی ذبح کرنے کے کیا آداب ہیں؟ قرآن وحدیث سے اس کے متعلق ہدایات کا حوالہ دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کا جانور ذبح کرنا ایک عبادت ہے اور عبادت کے لئے نیت کا ہونا ضروری ہے۔ اس جانور کو ذبح کرنے سے پہلے اس کی نیت کرنا ضروری ہے، وہ بھی خالص اللہ تعالیٰ کے لئے ہونا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ ''اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور ہر انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔'' [صحیح بخاری، بدء الوحی:۱]

ذبح کرنے کے لئے چھری کو اچھی طرح تیز کیا جائے اور اسے قربانی کے جانور سے چھپا کر رکھا جائے، حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے لئے چھری کو تیز کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ''اسے جانور سے چھپا کر رکھا جائے۔'' [مسند امام احمد، ص:۱۰۸،ج ۲]

[رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ ''چھری کو پتھر پر تیز کرکے لاؤ۔'' [صحیح مسلم، الاضاحی:۱۹۸۷

ذبح کرتے وقت جانور کو بائیں پہلو پر لٹا لیا جائے، پھر اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھا جائے۔ اس کے بعد بائیں ہاتھ سے اس کی گردن پکڑ کر دائیں ہاتھ سے چھری چلا دی جائے۔ حدیث میں ہے کہ ''جب تم کسی جانور کو ذبح کرو تو عمدہ طریقہ سے ذبح کرو، اپنی چھری کو اچھی طرح تیز کر لو تاکہ ذبح کرتے وقت جانور کو آرام پہنچے۔'' [صحیح مسلم، الذبائح:۱۹۵۵]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چھری ذبیحہ کے سامنے تیز نہ کی جائے اور نہ ہی ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح کیا جائے اور نہ ہی کسی جانور کو گھسیٹ کر ذبح کرنے کی جگہ پر لے جایا جائے۔ [شرح نووی، ص:۱۰۷،ج ۱۳]

[رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتے وقت اپنا قدم جانور کی گردن پر رکھتے تھے اور (بِسمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکبَرُ) کہہ کر ذبح کرتے تھے۔ [صحیح بخاری، الاضاحی:۵۵۶۵

[بِسمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکبَرُ کہتے وقت اَللّٰھُمَّ تَقَبَّل مِنِّی کے الفاظ سے دعا کرنا بھی مستحب ہے۔ [صحیح مسلم، الاضاحی:۵۰۹۱

[قربانی کرنے والے کو چاہیے کہ خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرے۔ [صحیح بخاری، الاضاحی:۵۵۶۴

قربانی کرتے وقت کسی دوسرے شخص سے تعاون بھی لیا جا سکتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانی ذبح کرتے وقت کسی شخص کو کہا تھا کہ قربانی ذبح کرنے میں میری اعانت کرو اس شخص نے آپ کی اعانت کی۔ [الفتح الربانی، ص:۶۵،ج ۱۳]

ذبح کرنے کے بعد جانور کی گردن مروڑ کر اس کا منکا نہ توڑا جائے اور نہ ہی چھری کی نوک کو گردن کی ہڈی میں موجود حرام مغز میں مارا جائے، ایسا کرنے پر جانور حلال کرنے کا مقصد پورا نہیں ہوتا، بلکہ اس کا خون باہر نکلنے کے بجائے اندر ہی رک جاتا ہے جو صحت کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے۔

جانور کو ٹھنڈا کرنے میں جلدی نہ کی جائے، جب تک مکمل طور پر ساکت نہ ہو جائے اس کی کھال اتارنے کا آغاز نہ کیا جائے۔ واضح رہے کہ جانور کے زندہ وزن کا تقریباً بارھواں خون ہوتا ہے جسے ذبح کے وقت اور اس کے بعد باہر خارج ہونا چاہیے۔ کیونکہ ہمارا انسانی معدہ خون ہضم نہیں کر سکتا، اس معدہ میں خون کی لحمیات ہضم کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، لہٰذا خون کے نکلنے کے بعد اس کی کھال اتاری جائے اور گوشت کاٹا جائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:387